جلد ۲۷ | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۵

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خوشی و مسرت کی ایک اور تقریب

جماعت احمدیہ کی طرف سے مخلصانہ ہدیہ مبارکباد

قادیان ۷ مئی۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم صاحبہ کا عقد صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی ایس ملتان ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔ آج بعد نماز عصر صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس مبارک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تین سو کے قریب ہر طبقہ کے معزز اصحاب مدعو تھے۔ جن کی تواضع مٹھائی پھل لیمونیڈ اور چائے سے کی گئی۔ مدعو اصحاب میں تیس کے قریب مقامی غیر احمدی ہندو اور سکھ بھی تھے۔ غیر مسلم اصحاب کے لئے کھانے پینے کا انتظام علیحدہ تھا۔

برات میں شامل ہونے والے اصحاب جنکی تعداد ۶۵ تھی۔ اور جن میں ۹ مقامی غیر مسلم اصحاب بھی شامل تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان پر جمع ہوئے۔ اور پھر حضرت ام طاہر کے مکان پر جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانوں کے لئے انتظام تھا۔ آئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذات خود استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھ سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ براتیوں کے آنے پر ناشتہ شروع ہوا۔ اور اس کے ختم ہونے پر حضور اٹھ کر غیر مسلم اصحاب کے پاس تشریف لے گئے۔ ہر ایک سے مصافحہ فرمایا۔ اور گفتگو بھی کی۔ اسکے بعد حضور نے کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی دعا کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ اور تمام مجمع بمعیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمبی دعا فرمائی۔ جسکے دوران میں حضور آبدیدہ ہو گئے۔ اسکے بعد غیر مسلم اصحاب نے آکر حضور سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ہر ہٹلر کو پولش وزیر خارجہ کا جواب

۵ مئی کو پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بک نے ہر ہٹلر کی تقریر کا پولش پارلیمنٹ میں جو جواب دیا اس میں کہا۔ کہ میں وضاحت سے اس امر کا اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ پولینڈ ڈانزگ پوم رینا اور کورنیڈ سے کسی صورت میں بھی دست کش نہیں ہوگا۔ وہ اپنی سمندری تجارت کو ہر قیمت پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ جب تک ایک پول بھی زندہ ہے پولینڈ اپنے قومی وقار پر حرف نہیں آنے دے گا۔

کرنل بک نے کہا۔ پولینڈ اور برطانیہ کے معاہدہ کو بہانہ بنا کر ۱۹۳۴ء کے معاہدہ کو ختم کرنا اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ ہٹلر امن کا داعی نہیں۔ بلکہ وہ بہانہ سازیوں سے یورپ کی فضا کو مکدر کرنا چاہتا ہے۔ کرنل بک نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے لنڈن سے واپس آنے کے بعد وارسا کے جرمن سفیر کو بلایا۔ لیکن وہ آج تک نہیں آیا۔ اور اس نے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ کرنل بک نے کہا۔ کہ ہر ہٹلر نے اپنی تقریر میں پولینڈ کو مسلسل دھمکیاں دی ہیں۔ اور جرمن اخبارات میں پولینڈ پر سنگین حملے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ پولینڈ ان دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں۔ وہ عزم کر چکا ہے۔ کہ اپنی آزادی کا تحفظ کرے گا۔ آپ نے کہا۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے۔ کہ ڈانزگ معاہدہ ورسائی کی تشکیل ہے۔ اور معاہدہ ورسائی کی رو سے ڈانزگ کو پولینڈ کے حوالے کیا گیا ہے۔ تو وہ ایسا سمجھنے میں غلطی کر رہا ہے۔ ڈانزگ۔ پوم رینا۔ اور کوریڈر پولینڈ کے علاقے ہیں۔ اور وہ ان سے دست کش نہیں ہو سکتا ڈانزگ کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ ڈانزگ کی جرمن اکثریت کو پولینڈ نے کبھی مجبور نہیں کیا۔ ان کو مکمل شہری آزادی حاصل ہے۔ پولینڈ کا رویہ ہمیشہ ان کے متعلق دوستانہ اور ہمدردانہ رہا ہے۔ اور ڈانزگ کی کیبنٹ پر اس وقت نازی اقتدار ہے۔ اور یہ اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ پولینڈ نے ڈانزگ کی جرمن اکثریت کو مکمل آزادی دے رکھی ہے

کرنل بک نے کہا کہ ہٹلر نے اپنی تقریر میں ایسی تجاویز پیش کی ہیں۔ جن کو کوئی خود دار قوم قبول نہیں کر سکتی۔ ہٹلر یہ چاہتا ہے۔ کہ پولینڈ کو سمندری آزادی سے محروم کر دیا جائے اور اس کے سمندر اور بندرگاہوں کو محصور کر لیا جائے۔ پولینڈ اعلان کرتا ہے۔ کہ وہ کسی سلطنت کو اس امر کی اجازت نہیں دے گا۔ کہ اس کی آزادی بحر اور سمندری تجارت پر غاصبانہ قبضہ کیا جائے۔ ہٹلر کو کبھی یہ خیال دماغ میں نہیں لانا چاہئے۔ کہ کوئی باوقار قوم اس کو یکطرفہ کارروائی کرنے کی کھلی آزادی دے سکتی ہے۔

کرنل بک نے کہا۔ کہ دنیا امن کی خواہشمند ہے۔ پولینڈ بھی امن۔ صلح۔ آشتی۔ اور انصاف کا طلبگار ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ امن اس وقت تک دیرپا نہیں ہو سکتا۔ جب تک جارحانہ اقدام کو نہ روکا جائے۔ پولینڈ اپنے علاقے دے کر امن نہیں چاہتا۔ کیونکہ یہ پولینڈ کی عزت۔ غیرت اور وقار کا سوال ہے۔ اور پول اپنے وقار کے تحفظ کے لئے جانیں لڑا دینگے

کرنل بک نے کہا۔ میں تقریر ختم کرنے سے قبل ایک بار پھر اس بات کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ پولینڈ بالٹک کو محصور نہیں ہونے دیگا۔ اپنی سمندری آزادی کی حفاظت کرے گا۔ اور پولینڈ کی ایک انچ زمین پر کسی کو قبضہ نہیں کرنے دے گا۔ پولینڈ ہر اس گفت و شنید میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ جس کا مقصد نیک نیتی اور خلوص دل سے قیام امن کی خاطر کوشش کرنا ہو۔

کرنل بک کی تقریر کے بعد ارکان پارلیمان نے تالیاں بجائیں۔ اور ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں کرنل بک کی تقریر کی تائید کی گئی۔

برطانیہ کی بحری اور بری طاقت میں اضافہ

۵ مئی کو لورپول کے ایک جلسہ میں امیر البحر کے پارلیمنٹری سکرٹری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کی بحری قوت اس قدر مضبوط ہے۔ کہ دشمنوں کے متحدہ حملہ کا بآسانی مقابلہ کر سکتی ہے اس سال کے مجوزہ پروگرام کے مطابق ہماری بحری قوت میں ۹ جنگی جہازوں۔ ۶ طیارہ شکن جہازوں۔ ۲۵ کروزروں۔ ۲۹ تباہ کن جہازوں۔ ۱۹ آبدوزوں اور متعدد چھوٹے جہازوں کا اضافہ ہو جائے گا۔ حال ہی میں ۲ جنگی جہاز اور ۷ عدد آٹھ آٹھ ہزار ٹن وزن والے کروزر تیار کئے گئے ہیں۔ مزید برآں ۷ عدد کروزر پانچ پانچ ہزار ٹن وزنی۔ ۱۰ تباہ کن جہاز۔ ۶ آبدوز کشتیاں اور بہت سے دیگر جہاز بنائے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ آج کل جہاز سازی کا کام زوروں پر ہے بیشمار تجارتی جہازوں کے لئے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ مجوزہ پروگرام دس لاکھ ٹن پر مشتمل ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جنگ کے خطرے کے مدنظر حکومت نے نیشنل سروس سکیم کی توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت جنگ کی طرف سے اس امر کے خط تمام فوجی کمانڈروں کو ارسال کئے گئے ہیں۔ کہ ان افسروں کو جو رضاکارانہ طور پر ریٹائر ہونا چاہتے ہیں۔ فی الحال ریٹائر نہ ہونے دیا جائے۔ جو درخواستیں ملازمت سے سبکدوش ہونے کے لئے موصول ہوں۔ ان پر غور نہ کیا جائے۔ سوائے ان صورتوں کے جن میں درخواست دینے والے افسر کی موجودگی کو آرمی کونسل اس کے لئے نقصان دہ متصور کرے۔ یا اس کی سبکدوشی میں قوم کا فائدہ ہو تمام انگلستان میں بھرتی کا کام زور شور سے جاری ہے۔ رضاکار فوجوں کے ۱۵ یونٹوں نے فوجی تربیت کا ابتدائی کورس ختم کر لیا ہے۔ اور ۱۵ یونٹوں کی تربیت بھی قریب الاختتام ہے حکومت نے جو اعلان فوجی تربیت کی بابت کیا ہے۔ اس کا اثر دوسرے شعبوں میں بھرتی ہونے والوں پر بھی خاطر خواہ پڑا ہے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران میں وزارت فضائیہ کے دفتر تحقیقات میں ۲۵۰۰ استفساری خطوط موصول ہوئے۔ یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء تک ۹۰۰۰ اشخاص کو باقاعدہ فوج کیلئے اور ۱۰۵۰۰ کو رضاکار فوج کیلئے بھرتی کیواسطے منظور کیا گیا۔ اس سے گزشتہ سال میں مذکورہ بالا دونوں قسم کی فوجوں میں بالترتیب ۳۶۰۰۰ اور ۶۰۰۰ آدمی بھرتی کئے گئے تھے۔

انگلستان میں بم پھٹنے کی وارداتیں

۱۶ مئی شہر لورپول کے عین وسط میں دو سینما ہالوں کے اندر خوفناک دھماکے ہوئے اور اشک آور گیس کے زیر اثر متعدد افراد مبتلائے آزار ہو گئے۔ انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پولیس کے بعض آدمی جو سینماؤں میں داخل ہو چکے تھے۔ ان پر بھی یہی کیفیت طاری ہو گئی۔ انہیں اولین طبی امداد بہم پہنچا دی گئی۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ آئرش ملکن آرمی کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ برمنگھم کے علاقہ رڈل میں ایک مکان کے اندر دھماکے سے سخت نقصان ہوا۔ رات کے وقت اسی قسم کی وارداتیں اور بھی ہوئیں۔ ہائی ہول برن میں ایک بم پھٹا جس سے کھڑکیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ اسی علاقہ میں پولیس کو ایک اور بم بھی ملا۔ جو دوکان کی کھڑکی میں رکھا تھا۔ پولیس نے اسے پھٹنے سے پہلے اٹھا لیا۔ کوونٹری میں بم پھٹنے کی چار وارداتیں ہوئیں جن سے دوکانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ صبح نو بجے بم پھٹنے کی دو ہولناک وارداتیں ہوئیں۔ یوسٹن روڈ اور چیرنگ کراس میں دوکانوں کو سخت نقصان پہنچا دوکان کے تین کارندے مجروح ہوئے۔ اولڈ بیلی کی عدالت میں ایک آئرش نوجوان جے پی مارٹن کو دس سال قید کی سزا دی گئی۔ اس کے قبضہ سے الوی نیم پاؤڈر اور پوٹاشیم کلوریٹ برآمد ہوا تھا۔ ملزم نے اعلان کیا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ ادائے فرض کے سلسلہ میں کیا ہے۔ آئرش ری پبلیکن فوج کے رکن کی حیثیت سے میرا فرض یہی ہے

ڈنزگ پر قبضہ کرنے کیلئے جرمنی کی تیاری

لنڈن ۷ مئی ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی میں جنگ کی تیاریاں بڑے زور سے ہو رہی ہیں۔ فوجوں کے مارچ کے علاوہ بہت سے ہوائی جہاز اور سامان جنگ پولینڈ کی سرحد پر جمع کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تمام تیاریاں ڈنزگ پر قبضہ کے سلسلہ میں ہو رہی ہیں۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ پر فوری حملہ کا خطرہ نہیں۔ کیونکہ جرمنی کی افواج جو پولینڈ کی سرحد پر اس وقت موجود ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔

اس یقین کے لئے کافی وجوہات موجود ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ چاہتی ہے۔ کہ ڈنزگ صلح صفائی سے جرمنی کو دے دیا جائے۔ گو یہ امر یقینی نہیں ہے۔ کہ برطانیہ جرمنی کے مقابلے میں پولینڈ کی حمایت کر کے مزید جرمن مطالبات کے لئے راستہ پیدا کرے۔ اخبار ٹائمز نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے۔ کہ ڈنزگ کا علاقہ کوئی اتنا اہم نہیں کہ اس کی خاطر جنگ کیا جائے ہر ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ میں اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ ہر ایک تصادم کے نتائج تمام نواحی دنیا کے لئے تباہ کن ہونگے لیکن اگر پولینڈ اور جرمنی کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ تو موجودہ کشیدگی کی حالت میں اسے وسعت پکڑنے سے روکنے کی امید نہیں ہو سکتی۔ ڈنزگ کا معاملہ یقیناً دانشمندانہ ڈپلومیسی کے ذریعے حل ہو سکتا ہے۔

پولینڈ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمنی نے لتھونیا پر مزید دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ نازی دفتر خارجیہ نے حکومت لتھونیا کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ میمل کی جگہ جو اس وقت جرمنی کے قبضہ میں ہے۔ اپنے استعمال کے لئے نئی بندرگاہ تعمیر کرے۔ اور کہ میمل میں مزید تیس ہزار جرمن فوجیوں کے لئے جگہ درکار ہے۔ لتھونیا کا واحد حمایتی پولینڈ ہے لہذا جرمنی سے دھمکی موصول ہونے کی صورت میں وہ قدرتی طور پر پولینڈ سے رجوع کرے گا۔ ان حالات میں پولینڈ کے نواح میں جرمن حملے کے امکانات قوی ہوتے جا رہے ہیں۔ پولینڈ میں جنگ کے خطرے کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور کاروبار میں تعطل کی سی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ سرحدوں پر فوجی استحکامات کو مضبوط کیا جا رہا ہے اس وقت پولینڈ کی سرحدوں پر پبلک کی تمام ملٹری موٹر سازو سامان جنگ کے لئے تیار کھڑی ہے۔ تاہم جاپانیوں کے وقت پر دھوکہ دے جانے کے سبب مقابلے کا بہت کم امکان ہے۔

روس کے جنگی جہاز مشرق کو روانہ ہو گئے

دلاڈی واسٹک ۶ مئی۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی نے معتبر ذرائع سے اس خبر کی تصدیق حاصل کی ہے۔ کہ روس کے جنگی جہاز نہایت پر اسرار طور پر آبنائے دانیال کے راستے بحیرہ روم میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ دو راتوں کے دوران میں آٹھ جہاز آبنائے دانیال سے گذر چکے ہیں۔ یہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ ان جہازوں کی منزل مشرق بعید کی طرف ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک روس کے بارہ جنگی جہاز بحیرہ اسود میں سے جا چکے ہیں۔ جہازوں کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ اور کہ آبنائے دانیال میں سے یہ جہاز رات کے اندھیرے میں گزرے اور جہازوں کی تمام بتیاں گل کر دی گئیں:-

"الفضل" آپ کی خدمت میں روزانہ کونسی چیزیں پیش کرتا ہے

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق خبریں۔
(۲) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روزانہ حالات۔
(۳) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات۔ تقاریر اور ملفوظات
(۴) بزرگان سلسلہ و علماء و مبلغین و ادارہ الفضل کے مضامین۔
(۵) اہم مرکزی واقعات و حالات۔ (۶) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں
(۷) مفید مذہبی اور تربیتی مضامین اور اسلام و احمدیت کے خلاف مخالفین کے اعتراضات کے جوابات۔ (۸) ہندوستان اور ممالک غیر کے اہم سیاسی و اقتصادی واقعات۔

احباب کرام کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ان تمام باتوں سے باخبر رہنا ان کیلئے کسقدر ضروری ہے۔ پس جو احباب الفضل کے خریدار نہیں ان کا فرض ہے۔ کہ الفضل اپنے نام جاری کرا کر اس کا باقاعدہ مطالعہ کریں۔ چندہ کی وصولی کے متعلق ہم یہ سہولت دینے کیلئے تیار ہیں۔ کہ احباب سہ ماہی و یا ماہوار کے حساب سے قیمت ادا فرماتے رہیں۔ خاکسار منیجر۔

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۲ (۱)

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسکہ رحیم بخش ولد بوٹا ذات موچی سکنہ باقرپور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی خوشحال چند وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہ کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۱/۶/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۲۱/۶/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱/۶/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ ماہ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ نور حسین ولد حیات محمد ذات جٹ سکنہ منڈرالوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ جون ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ یکم مئی ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

پشاور ۶ مئی۔ آج سرحد اسمبلی کی مخالف پارٹی کے بعض لیڈروں نے گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر سے ملاقات کی۔

برندابن ۶ مئی۔ ٹاٹا کمپنی اور اس کے مزدوروں کے مابین جھگڑے کے تصفیہ کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو راجندر پرشاد ثالث مقرر ہوئے تھے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ یہ طے نہیں ہوگا۔ کیونکہ کمپنی نے ان کے پاس جو حالات بھیجے ہیں۔ وہ مزدوروں کے نزدیک غیر مکمل ہیں۔

انبالہ ۶ مئی۔ ایک قریبی گاؤں میں ڈاکوؤں نے حملہ کر کے ایک خاندان کے ۹ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان کو گرفتار کرنے والے کے لئے پولیس نے ڈیڑھ ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

لاہور ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس نے جس فارورڈ بلاک کی بنیاد رکھی ہے۔ اس کی برانچ یہاں پنجاب میں بھی قائم ہوگی۔ ڈاکٹر ستیہ پال اس بارہ میں انتظامات کر رہے ہیں۔

جموں ۶ مئی۔ پرنس آف ویلز کالج میں کمزور طلباء کو امتحان میں شمولیت سے روکنے کے طریق کے خلاف آج عام ہڑتال ہوگئی۔ طلباء نے پرنسپل سے درخواست کی تھی۔ کہ اس طریق کو بند کر دیا جائے۔ اور چونکہ اس کا جواب مایوسانہ تھا۔ اس لئے انہوں نے ہڑتال کر دی۔

بوڈاپسٹ ۶ مئی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ اب انتخابات دوبارہ ہونگے۔ اور نئی پارلیمنٹ کا انتخاب ۱۰ جون کو منعقد ہوگا۔

بنگلور ۶ مئی۔ حکومت میسور نے مندروں میں ہری جنوں کے داخلہ کے متعلق جو حکم جاری کیا تھا۔ وہ جینیوں کی درخواست پر واپس لے لیا ہے۔

دہلی ۶ مئی۔ برما میں ہندوستانیوں کی مہاجرت کے متعلق حکومت ہند اور حکومت برما میں گفت و شنید شروع ہے۔

انقرہ ۶ مئی۔ ترکی کے وزیر خارجہ ۸ مئی کو پارلیمنٹ میں تقریر کریں گے اور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اس میں روس اور برطانیہ کے ساتھ اپنی حکومت کے تعلقات کی تشریح کریں گے نائب وزیر خارجہ روس ترکی آئے ہوئے تھے۔ اور یہاں کے وزراء کے ساتھ بات چیت کر کے واپس جا رہے ہیں۔

وارسا ۶ مئی۔ پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اب سیاسی گفتگوؤں کا وقت نہیں رہا۔ بلکہ ایک معین طرز عمل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ آج لنڈن میں ایک اور بم پھٹا۔ جس سے دس آدمی مجروح ہوئے۔

کولمبو ۶ مئی۔ ۸ مئی کو مجلس وزراء اس موضوع پر غور کرے گی۔ کہ اگر امپیریل گورنمنٹ ضروری سمجھے تو سیلون میں جبری بھرتی کا حکم نافذ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ میڈرڈ میں جشن ختم کی پریڈ اب ۲۱ مئی پر ملتوی کر دی گئی ہے

برندابن ۶ مئی۔ گاندھی جی کو دربار راجکوٹ کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ ریاست کے برطانوی ریذیڈنٹ کی یہ رائے ہے، کہ مسلمان اور بھیات ٹھاکر صاحب کی معرفت اپنا کیس فیڈرل چیف جسٹس کے پیش کریں۔

ٹراونکور ۶ مئی۔ پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت نے ۵۰۰ کنوئیں کھدوانے کا انتظام کیا ہے مقامی باشندگان بھی اس سلسلہ میں تعاون کریں گے۔

سری نگر ۶ مئی۔ مہاراجہ صاحب نے ۱۹۹۱ء کے ریگولیشن میں تبدیلیاں کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ انتخابات کے قوانین میں بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اسمبلی (پرجا سبھا) کے لئے قواعد و ضوابط کی ترتیب کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ برطانوی پریس میں کرنل بیک کی تقریر کی تعریف کی جا رہی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے گفتگوئے مصالحت کے لئے رستہ کھول دیا ہے۔ اگر دانشمندانہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو دونو ممالک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر ڈینزگ کے سوال کا جلد حل نہ کیا گیا۔ تو ایسی بین الاقوامی الجھنیں پیدا ہوں گی۔ جن کا سلجھانا محال ہوگا۔

ماسکو ۶ مئی۔ انقلاب کے وقت سے روس میں غیر ملکی خط و کتابت پر سنسر قائم تھا۔ جسے اب حکومت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس سے پریس کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ٹوکیو ۶ مئی۔ سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یورپین جنگ کی صورت میں جاپان ڈکٹیٹروں کی مدد کریگا لیکن اس کے باوجود ان حکومتوں سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھیگا جو اس سے تعرض نہ کریں گی۔

روم ۶ مئی۔ اطالوی پریس کی رائے ہے کہ پولینڈ کے مطالبات ناقابل برداشت ہیں۔ اور یہ برطانیہ کی شہ پر پیش کئے گئے ہیں۔ اس مسئلہ پر تبادلہ افکار کے لئے اطالوی وزیر خارجہ برلن جا رہا ہے۔

لکھنؤ ۶ مئی۔ حکومت یو۔ پی نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کے رو سے لڑکیوں کو زیادہ جہیز دینے اور فروخت کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

پونا ۶ مئی۔ ایک پنجابی پلٹن کے سکھ سپاہی نے خلل دماغ کی وجہ سے صوبیدار اور سپاہیوں پر فائر کئے جس سے چار آدمی سخت مجروح ہوئے

کولمبو ۶ مئی۔ سیلون گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سرکاری محکموں میں یومیہ اجرت پر کام کرنے والے تمام غیر سیلونی لوگوں کو برطرف کر دیا جائے ہندوستانیوں نے اس سلسلہ میں ایک وفد گورنر کے پاس بھیجنے کی تجویز کی۔ لیکن گورنر نے وفد سے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔

شولاپور ۶ مئی۔ ایک اخباری نمائندہ سے گفتگو کے دوران میں سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ ہندوستان اگر جنگ کے وقت برطانیہ کی مدد نہ کرے گا۔ تو یہ سخت نامناسب اور غیر منصفانہ بات ہوگی۔ اور اسے اپنے مفاد کے لئے جنگ میں شرکت کرنی پڑے گی۔ گو کانگرس نے عدم شرکت کی قرارداد پاس کی ہے۔ لیکن وقت آنے پر وہ اس میں ترمیم کر دے گی۔

حیدرآباد ۶ مئی۔ شولاپور میں مسلم لیگ کانفرنس کے انعقاد کی وجہ سے آرین ستیہ گرہ کا ہیڈ کوارٹر عارضی طور پر یہاں سے برار میں منتقل کر دیا گیا ہے

راجکوٹ ۶ مئی۔ پرجا پریشد کے صدر نے گاندھی جی کو لکھا ہے کہ دربار ویرداولا کی اصلاحاتی سکیم ناقابل قبول ہے۔ یہ تجویز مسترد کر دی گئی ہے کہ مالیہ کا پچاس فیصدی وزراء کی وساطت سے دیہات کی ترقی پر صرف ہو۔

کلکتہ ۶ مئی۔ کانگرس ہائی کمانڈ سے تعلق رکھنے والے ایک لیڈر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مسٹر بوس کی علیحدگی سے بنگال کے کانگرس سے علیحدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ورکنگ کمیٹی سے دو ممبر مستعفی ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ بنگالیوں کو دینے کی کوشش کی جائے گی۔ پنڈت جواہر لال کی جگہ فی الحال کسی کو نہیں رکھا جائے گا۔

لنڈن ۶ مئی۔ آج ملک معظم کینیڈا کے دورہ پر روانہ ہو گئے انہوں نے پانچ سٹیٹ کونسلر مقرر کر دیئے ہیں جو ان کی غیر حاضری میں حکومت کا کام چلائیں گے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ملکہ الزبتھ ڈیوک آف گلوسسٹر۔ ڈیوک آف کینٹ۔ شہزادی الزبتھ اور شہزادی آرتھر آف کناٹ

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی پھر احمدی اصحاب نے مصافحہ کیا اور مبارکباد عرض کی۔ اس موقعہ پر وفورِ مسرت سے بیتاب ہو کر الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے مختصر سی تقریر کے ذریعہ جذباتِ شکر و امتنان کا اظہار کیا۔ اور تمام جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کی غرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریب نہائت عمدگی اور خوبی سے انجام پذیر ہوئی۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اتنے بڑے مجمع کے کھانے پینے کا انتظام ایسے سخت گرمی کے موسم میں نہائت عمدہ کیا۔ سایہ کے لئے سائبان اور ہوا کے لئے بجلی کے پنکھوں کا انتظام تھا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے پشاور میانوالی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ لاہور اور دہلی سے حضرت امیر المومنین اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں مہمان تشریف لائے ہوئے ہیں۔

ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان کی خدمت میں مخلصانہ ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے ہر رنگ اور ہر پہلو سے جماعت احمدیہ اور اسلام کے لئے بابرکت بنائے۔ اس کے عظیم الشان نتائج پیدا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت کے متعلق جو بشارات بیان فرمائی ہیں ان کا مصداق بنائے۔ یہ کسقدر خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ اس عمر میں دولہا اور دلہن دونوں موصی ہیں۔ اور دینداری و اخلاص میں احمدی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے نمونہ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ہدیۂ تہنیت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱)

مبارک اے امام قادیانی
مبارک فضل حق سے شادمانی
تجھے موئے نے بخشی کامرانی
مبارک اے مسیحا کی نشانی
مبارک تجھ کو بخت جاودانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۲)

ترے گھر پہ ہے نازل فضل و رحمت
عیاں ہے سب جہاں پر تیری عظمت
تجھے حاصل ہے راحت جاودانی
خدا سے مل رہی ہے تجھ کو نصرت
عدو پر چھا رہی ہے تیری ہیبت
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۳)

تری پاکیزہ ذریت نشاں ہے
فضیلت اس کی دنیا پر عیاں ہے
ملی ہے حق سے عزت غیر فانی
تن مردہ کی جو روح رواں ہے
فدائے راہ حق خورد و کلاں ہے
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۴)

مبارک ہو مظفرؔ تجھ کو شادی
خدا نے فضل سے تجھ کو قبا دی
کھلا ہے بابِ فیضِ آسمانی
نصیب دشمناں ہو نامرادی
کہاں یہ اور کہاں دنیائے مادی
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۵)

ہوئے ہیں آج سب شاداں و فرحاں
الٰہی کس قدر ہے تیرا احساں
زمینی یہ نہیں۔ ہیں آسمانی
مسرت کے نظر آتے ہیں ساماں
کہ شمع آلِ احمد ہے فروزاں
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۶)

بہار آئی ہے پھر کون و مکاں میں
ملی عزت انہیں دونوں جہاں میں
کھلے ہیں ان پہ سب رازِ نہانی
نسیم جانفزا ہے بوستاں میں
بلا کا جذب ہے ان کے بیاں میں
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۷)

بڑھے جاتے ہیں زہد و اتقا میں
نہ ہمسر ہے کوئی صدق و صفا میں
رہے گی تا ابد ان کی کہانی
کبھی آتی ہے دنیا اقتدا میں
نہ ان جیسا کوئی یادِ خدا میں
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۸)

دعا ہے تجھ سے اے رب البرایا
رہے ان پر ترے فضلوں کا سایا
انہی سے روح کو ہے شادمانی
رحیم و راحم و بحر العطایا
نہ ہو ان کا کوئی ثانی خدایا
فسبحان الذی اوفی الامانی

(۹)

الٰہی ان پہ رکھنا اپنی رحمت
ملے ان کو ترے فضلوں کا خلعت
یہ تیرے ہیں تو ان کا یار جانی
عطا کر ان کو ہر آں شان و شوکت
رہیں یہ پاسبانِ نورِ وحدت
فسبحان الذی اوفی الامانی

طاہرؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۵۸ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت کی ترقی

خدا تعالےٰ کا ایک نشان ہے

ابھی اس واقعہ پر نصف صدی سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ خدا تعالےٰ کا ایک پاک بندہ اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ اپنے سینہ میں دبائے دُنیا و مافیہا کے مالوفات کو ترک کر کے ہوشیارپور کے ایک گوشہ میں اپنے محبوبِ حقیقی کی رضا حاصل کرنے کے لئے اسی طرح دھونی رما کر بیٹھ گیا۔ جس طرح آج سے کئی ہزار سال پہلے حضرت موسےٰ علیہ السلام اپنے رب کی ملاقات کے لئے طور پر گئے تھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے طور پر چالیس راتیں گزاریں۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ دوسرا موسےٰ بھی چالیس دن اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے الگ رہا۔ پھر جس طرح حضرت موسےٰ سے خدا نے بالمشافہ کلام کیا۔ اسی طرح ان چالیس دنوں میں خدا تعالےٰ نے اس اولوالعزم نبی سے بھی خدا ہمکلام ہوا۔ دُنیا اس کی زندگی کو ناکام قرار دیتی تھی۔ مگر زمین و آسمان کا خدا اپنے اس بندہ پر خوش تھا۔ کیونکہ وہ اسے ناکام نہیں۔ بلکہ کامیاب ترین انسان سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس سے ہمکلام ہو کر فرمایا:۔

"اے مظفر تجھ پر سلام"

دُنیا نے جب یہ الفاظ سُنے۔ تو حسبِ معمول ہنسی مذاق میں اڑا دیئے۔ مگر وہ جو مومنانہ شعور اپنے اندر رکھتے تھے یہ الفاظ سُنکر اس یقین اور وثوق سے بھر گئے۔ کہ اب ظفر اور سلامتی کے ایام آ گئے۔ کامیابی اس مقدس انسان کے قدم چومے گی۔ اور سلامتی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے شاملِ حال ہوگی۔ پھر انہی دنوں دُنیا نے اس مقدس انسان کو یہ اعلان کرتے سُنا۔ کہ میرا خدا مجھے کہتا ہے:۔

"میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا۔۔۔۔ تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔۔۔۔۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہیگی"

مگر حسبِ معمول دُنیا نے اس اعلان کو بھی ناقابلِ توجہ قرار دیا۔ بلکہ ایک معاند نے تو یہاں تک لکھ دیا۔ کہ:۔

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸)

تین سال کی میعاد کوئی بڑی میعاد نہیں تھی۔ یہ گزر گئی۔ اور دُنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ جس شخص نے اس مقدس انسان کی ذریت کے منقطع ہونے کا اعلان کیا تھا۔ وہ سراسر جھوٹا ثابت ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس مقدس انسان کے ہاں جو خدا کا مسیح موعود اور مہدی معہود تھا۔ ایسی پاک اولاد پیدا کی جس کے متعلق خدا کے مسیح نے کہا۔ کہ مجھے بارہا خدا نے بتایا ہے۔ کہ تیری ذریت قیامت تک سرسبز رہے گی اور شمشاد کی طرح باغ جہاں میں پھولے پھلے گی۔

دُنیا کی ناپائداری کسی سے پوشیدہ نہیں بڑے بڑے خاندان مشیتِ ایزدی کے ماتحت آناً فاناً ختم ہو جاتے ہیں۔ کئی بھرے گھر آناً فاناً اجڑ جاتے ہیں۔ اور کوئی شخص دنیوی اسباب کو دیکھتے ہوئے ایک لحظہ کے لئے بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ اس کا خاندان پھلے پھولیگا۔ اور روز بروز ترقی کرتا جائیگا مگر بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے کہا۔ اور اس لئے کہا۔ کہ خدا نے آپ کو یہ خبر دی تھی بظاہر اس ترقی کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر چونکہ یہ خبر خدا تعالےٰ کی طرف سے تھی اس لئے باوجود حالات کے مخالف ہونے کے اللہ تعالےٰ نے آپ کی پاک ذریت میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ اور وہ جلد جلد بڑھنے لگی۔ پس خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہر شادی جماعت احمدیہ کے لئے دوہری خوشی کا موجب ہوتی ہے کیونکہ وہ شادی بھی ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور کا ایک نیا باب بھی اسی لحاظ سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دختر نیک اختر سے جماعت احمدیہ کے لئے خوشی اور مسرت کی بہت بڑی تقریب ہے۔ اور آج ہمیں خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت ✱

جماعت احمدیہ کیلئے خوشی اور مسرت کا غیر معمولی موقعہ

اولیائے امت محمدیہ کی پیشگوئیوں میں آنے والے مہدی موعود کو "خاتم الاولاد" قرار دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی ذریتِ طیبہ کے متعلق یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَهٗ میں بشارت دی۔ ان دونوں پہلوؤں کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع آباءک و یبدء منک سے واضح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کو فرمایا۔

"اب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا اور اس خاندان کا سلسلہ تم سے شروع ہوگا۔ اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا۔ اور اس وحی الٰہی میں کثرتِ نسل کی طرف بھی اشارہ ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نئی نسل پاکیزہ نسل۔ خادم اسلام نسل کے جدِ اعلےٰ ہیں یہ سلسلہ آپ سے جاری ہوگا۔ اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا۔ یعنی آپ خاتم الاولاد ہیں۔ آپ پہلوں کے ذکر کو بند کرنے والے۔ مگر اپنے ذکر کو جاری کرنے والے اور اچھے اور عمدہ طریق پر جاری کرنے والے ہیں۔ ازل سے یہی مقدر تھا۔ کہ مسیح موعود صاحبِ اولاد ہونگے۔ اور آپ کی ذریت دینِ حنیف کی بہترین خادم ہوگی۔ یہ نوشتۂ تقدیر صحفِ اولےٰ اور بشاراتِ نبویہ و اخبار صالحین میں مذکور ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے صریح اور واضح الہامات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دی۔ کہ تیرے ہاں اولاد ہوگی۔ پاک و طیب اور خدمتِ اسلام بجا لانے والی اولاد ہوگی۔ بلکہ آئندہ دین کی ترقی کی بنیاد ان پر ہوگی۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے۔ دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴-۶۵ حاشیہ)

چنانچہ ان الٰہی وعدوں کا تحقق ہوا۔ اور وہ نوشتۂ سماوی پورا ہوگیا۔ وہ پاکیزہ اولاد پیدا ہوئی۔ اور مسیح پاک علیہ السلام نے اس کا اعلان کر دیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

✱ مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت کی جو عظیم الشان ترقی دکھا رہا ہے۔ یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے اور ہمارا فرض ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس احسان کی پوری پوری قدر کریں۔ اور صمیم قلب سے دعا کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ روز بروز ترقی کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی زیادہ سے زیادہ وارث ہو

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تونے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تونے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہُوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
(درثمین)

(۲)

اولاد کا ہونا انسان کے اختیار کی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی موہبت ہے۔ یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور ؕ او یزوجھم ذکرانا و اناثا و یجعل من یشاء عقیما۔ پیشگوئی تھی۔ کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ بانئ سلسلہ احمدیہ نے دعوےٰ فرمایا۔ کہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے اولاد کا وعدہ بھی دیا ہے۔ نہ صرف عام اولاد بلکہ وہ مجھے ایسی پارسا اولاد عطا کرے گا۔ جس پر ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی رکھی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین نے آپ کو ابتر قرار دیا۔ اور یہاں تک لکھ دیا کہ آپ کی ذریت منقطع ہو جائے گی۔ اور نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔ (کلیات آریہ مسافر) مگر دُنیا گواہ ہے کہ ایسا لکھنے والا بے اولاد مر گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر دینی و دنیوی برکات سے بھر پور ہو گیا۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اولاد دی۔ ہاں وہی اولاد جس پر حمایت اسلام کی بڑی بنیاد رکھی جانے والی تھی۔ حضور نے اس امر کا برملا ذکر فرمایا۔ اور ان کی روز افزوں ترقی کے متعلق کھلے لفظوں میں اعلان کر دیا۔ جیسا کہ مندرجہ بالا اشعار سے ظاہر ہے۔ حضور کا ارشاد ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

ایک طرف صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زبردست ثبوت ہے۔ اور دوسری طرف احمدی کہلانے والے معاندین کے خلاف واضح ترین حجت ملزمہ ہے۔ تریاق القلوب کے وعدۂ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان کو دیکھا جائے۔ تو صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ حضور کی موجودہ اولاد جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہے وہی ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے آئندہ حمایت اسلام کی بڑی بنیاد رکھی ہے۔ اور وہی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تمام جہان کی مدد کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس حقیقت کا انکار آفتاب نیم روز کا انکار ہے۔ خدا تعالےٰ کے چمکتے ہوئے نشانوں کی تکذیب ہے۔ جس کی جرأت کسی خدا ترس انسان کو نہیں ہو سکتی۔

(۳)

حضرت ام المومنین (نصرت جہاں بیگم) متعنا اللہ بطول حیاتھا کو اللہ تعالےٰ نے فی الواقعہ آئندہ خاندان کی ماں بنا دیا۔ اور آج آپ کی زندگی میں ایک اور مبارک اور سعید تقریب پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام میں حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کو قمر الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور پھر ایک دوسرے الہام میں فرمایا۔ ترٰی نسلاً بعیداً ابناء القمر کہ تجھے لمبی اولاد عطا کی جائے گی۔ تو ابناء القمر کو دیکھے گا۔ ابناء القمر سے مراد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے فرزند ہیں۔ اور ۷ رمئی کو صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ قریباً چالیس سال کے بعد حضرت ام المومنین ایدھا اللہ تعالیٰ اس مبارک تقریب میں شریک ہوئیں۔ اور آپ کے ادجلہ ایماندار دل کو خدا کے وعدوں کو پورا ہونے سے بجا طور پر خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔

صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت امیر المومنین مرزا محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ حضرت امیر المومنین کی ولادت ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ اور اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیت میں شامل ہونے کے لئے شرائط بیعت کا اعلان فرمایا۔ گویا اس موعود فرزند کی ولادت کا دن ہی حمایت اسلام کی بنیاد کے رکھے جانے کا دن تھا۔ پھر صاحبزادی امۃ القیوم سلمہا اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے صدیق اکبر سیدنا حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔ ہاں وہ اسی پاکباز مقدس کی لخت جگر ہیں۔ جنہوں نے ساری عمر دین کی خدمت اور قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے میں صرف کر دی یعنی سیدہ حضرت امۃ الحی صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا۔

غرض خاندانی نجابت و شرافت کے علاوہ ذاتی طور پر بھی جن پاکیزہ خصائل سے دولہا اور دلہن متصف ہیں۔ وہ ہر احمدی کے لئے بجا طور پر باعث افتخار ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس شادی کو بابرکت بنائے۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق اس تعلق سے حمایت اسلام کی بنیاد کو زیادہ سے زیادہ محکم اور استوار کرے۔ آمین ثم آمین

(۴)

شادیاں دنیا میں ہوتی ہیں۔ اور بچے بھی ہوتے ہیں۔ مگر بہت کم ایسی شادیاں ہوتی ہیں۔ اور بہت ہی کم ایسے بچے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے خاص قانون کے مطابق اس کی ذات کے نشان ہوں۔ اس کی قدرتوں پر گواہ ہوں۔ اس کے دین کی خاطر گداز ہونے والے دل رکھتے ہوں۔ یہ شرف اس زمانہ میں اسی عظیم الشان فارسی الاصل کی نسل کو حاصل ہے۔ جو ثریا سے ایمان لایا۔ یا پھر ان خاندانوں کو حاصل ہو رہا ہے۔ جو روحانی طور پر اس فارسی رجل کی اولاد میں شامل ہو گئے۔ اور اس کی اتباع اپنا شعار قرار دے لیا۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی شادی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ایک گواہ ہے احمدیت کی صداقت پر ایک دلیل ہے۔ موجودہ خلافت کے برحق ہونے کی ایک علامت ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ کے وہ سب افراد جن پر "حمایت اسلام کی بنیاد" رکھی گئی ہے۔ اسی خلافت سے وابستہ ہیں۔ بنا بریں ہر احمدی کا حق ہے۔ کہ اس تقریب پر خوشی منائے۔ اس کے دل میں جذبات مسرت و انبساط موجزن ہوں۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی ذات پر ایمان میں زیادتی پیدا کرے۔

اے احمدی جماعت! تجھے مبارک ہو کہ ہر دن تیرے لئے ازدیاد ایمان کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اپنی تجلیات تیرے لئے ظاہر کر رہا ہے۔ اگر بالفرض خدانخواستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متحدیانہ پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے گھر میں موعود اولاد پیدا نہ ہوتی۔ تو دشمن کس قدر شور مچاتے۔ اور کس طرح اس مقدس نبی کی توہین کرتے۔ مگر آج جبکہ وہ پیشگوئیاں روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کے ذکر سے حضور کی صداقت کو نمایاں کریں۔ اور اس کے نشانوں کے ظہور پر خوشی منائیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ان کے سامنے ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ایمان سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ اور حقیقتاً ایسا ہی ہُوا کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اس عظیم الشان نشان کا لوگوں کے سامنے بار بار

بٹالہ میں احرار کا شرمناک رویہ

اور ذمہ وار حکام

ان مظالم اور ستم رانیوں کی پاداش میں جو احرار نے گزشتہ دو تین سال میں جماعت احمدیہ کے قلیل التعداد افراد پر مختلف مقامات پر کئیں۔ احرار کا تختہ الٹ گیا۔ اور انہیں انہی لوگوں کے ہاتھوں انتہائی طور پر ذلیل اور رسوا ہونا پڑا جنہیں وہ احمدیوں کو ستانے۔ اور دکھ دینے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ اور اب وہ ان کے دھوکہ میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن بعض مقامات ایسے ہیں جہاں اب بھی احمدیوں کے متعلق اسی قساوت قلبی اور سنگدلی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ جو احرار کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ وہاں احرار کا اثر و رسوخ جڑ پکڑ چکا ہے۔ اور ان لوگوں کو احراری لیڈروں سے ایسی عقیدت ہو گئی ہے جو متزلزل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس لئے کہ احرار کی فتنہ انگیزی سے بھی قبل وہ احمدیت کی عداوت اور دشمنی میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور وہی جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کے کھڑے ہونے کا موجب تھے۔

اس قسم کے لوگوں میں سے بٹالہ کے ان شوریدہ سروں کا نمبر سب سے اول ہے۔ جو ناکامی پر ناکامی۔ اور ذلت پر ذلت اٹھانے کے باوجود عرصہ دراز سے احمدیوں کو طرح طرح سے ستانے۔ دکھ دینے اور نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ حال میں انہوں نے پھر اسی سنگدلی کا ارتکاب کیا۔ جسے احرار نے اپنی فتنہ انگیزی کے انتہاء کے وقت رائج کیا تھا۔ اور جو احمدی مُردوں کی توہین اور تحقیر کا نہایت ہی ناپاک فعل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تو یہ ارشاد ہے۔ کہ مُردہ خواہ کسی مذہب وملت کا ہو۔ اس کا اکرام کرنا چاہیئے لیکن احرار جو اپنے سوا کسی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سچا متبع نہیں سمجھتے۔ ان کا طریق عمل یہ ہے کہ احمدی مُردوں کی جہاں تک ممکن ہو تحقیر کی جائے۔ اور انہیں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ چنانچہ ۲۹ ر اپریل کو بٹالہ کے احرار نے بہت بڑے مجمع سمیت ایک احمدی کی نوزائیدہ لڑکی کی لاش کو ان کے خاندانی قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ اور حکام منت سماجت کے ذریعہ انہیں قانون شکنی سے نہ روک سکے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ جب احرار کے اشتعال دلانے پر اس قسم کی فتنہ انگیزی کئی مقامات پر شروع ہو گئی۔ تو حکومت نے اطمینان دلایا۔ کہ احمدیوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں مُردے دفن کرنے کا اسی طرح حق حاصل ہے۔ جس طرح پہلے تھا۔ اور اگر کوئی اس میں مزاحمت کرے گا۔ تو اس سے قانونی سلوک کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کا ثبوت انہی ایام میں اس وقت مل گیا۔ جبکہ امرت سر میں ایک احمدی بچے کی لاش کے دفن کرنے میں احرار نے ہزاروں آدمی جمع کر کے مزاحمت کی۔ اس موقعہ پر تمام اعلےٰ اور ماتحت مقامی حکام معہ پولیس کی کافی جمعیت کے پہنچ گئے اور انہوں نے مزاحمت کرنے والوں سے صاف کہدیا۔ کہ لاش کو قبرستان میں دفن کرنے سے روکنے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ لوگ منتشر ہو جائیں مگر جب منتشر نہ ہوئے۔ تو ہلکے سے لاٹھی چارج کے ذریعہ ان کو منتشر کر دیا گیا۔ اور جب تک لاش دفن نہ کر دی گئی۔ حکام موقعہ پر موجود رہے پھر مزاحمت کرنے والوں کے سرغنوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا اور انہیں عدالت نے مجرم قرار دے کر سزا دی۔

اس واضح مثال کی موجودگی میں کس قدر رنج اور افسوس کی بات ہے کہ جب بٹالہ کے احرار نے بہت بڑے مجمع کے ذریعہ ۲۹ ر اپریل کو ایک احمدی کی لڑکی کو ان کے خاندانی قبرستان میں جہاں کئی احمدی مدفون ہیں۔ دفن کرنے سے روک دیا۔ اور چند ایک احمدیوں کو ساری رات محاصرہ میں لئے رکھا۔ تو متعلقہ حکام نہ تو ان کو قانون شکنی سے روک سکے۔ اور نہ لاش کو دفن کرانے کا انتظام کر سکے۔ بلکہ اس خلاف قانون ہجوم سے عاجز آ کر نعش کو ایک اور قبرستان میں جو میونسپل کمیٹی کا ہے لے گئے۔ مگر وہاں بھی ہزاروں لوگ جمع ہو کر مزاحم ہوئے۔ اور بالآخر متواتر ۲۴ گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد ایک بیرونی نشیب جگہ میں نعش کو دفن کیا جا سکا۔ جب امرتسر میں اس قسم کی مزاحمت کرنے والے مجمع کو خلاف قانون قرار دے کر طاقت کے ذریعہ منتشر کیا جا سکتا ہے۔ اور لاش کو قبرستان میں دفن کرایا جا سکتا ہے۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ بٹالہ میں کیوں ایسا طریق اختیار کیا گیا۔ جو قانون شکنوں کی حوصلہ افزائی کرنے والا۔ اور مظلوم احمدیوں کو اور زیادہ مشکلات اور تکالیف میں ڈالنے والا ہے۔ کیا حکام ضلع گورداسپور کے سینوں سے حفاظت اقلیت کا وہ جذبہ احمدی اقلیت کے بارہ میں مفقود ہو چکا ہے۔ جس کا مظاہرہ وہ آئے دن قادیان کی گلی کوچوں میں کرتے رہتے ہیں؟ کس قدر ظلم کی بات ہے۔ کہ عام قبرستان تو الگ رہا۔ اپنے خاندانی قبرستان میں اگر احمدی اپنے بچے کی لاش دفن کرنا چاہتا ہے۔ اور انہی جگہ دفن کرنا چاہتا ہے۔ جہاں اور بھی کئی احمدی مدفون ہیں۔ لیکن ایک مجمع خوامخواہ مزاحمت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور متواتر ۲۴ گھنٹے احمدیوں کو پریشان کرتا ہے۔ مگر حکام کچھ نہیں کر سکتے نہ مجمع کو منتشر کرتے ہیں۔ نہ لاش کو دفن کراتے ہیں۔ اور نہ کسی کو گرفتار کرتے ہیں اور بالآخر ایک علیحدہ جگہ میں دفن کرا کے سمجھتے ہیں کہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کر دیئے سابقہ ڈپٹی کمشنر صاحب مسٹر اینس کے عہد میں اسی قسم کا واقعہ اسی بٹالہ شہر میں رونما ہوا تھا۔ اور یہی وہ احرار تھے جنہوں نے ہنگامہ برپا کیا تھا۔ اور احمدی لاش کے دفنانے میں مزاحم ہوئے تھے مگر مسٹر اینس کا عزم بالجزم چند لمحوں میں ہی ان کی فتنہ انگیزی پر غالب آ گیا۔ اور اسی قبرستان میں احمدی لاش دفن کی گئی۔ جس سے احمدیوں کو روکا گیا تھا۔

اور اس بارہ میں ان کا ایک فیصلہ بھی ہے جس کی نقل لینے کے لئے متعدد بار کوشش کی گئی۔ مگر یہ کہہ کر کہ وہ فیصلہ بصیغہ راز ہے اس کی نقل دینے سے ہر دفعہ انکار کیا گیا۔ نہ معلوم کہ اس رازداری کی احرار نوازی سے کیا وابستگی ہے۔ یہ ایک حل طلب معمہ تھا۔ جو اس موجودہ ہنگامہ میں کھل گیا۔ اور تعجب ہے کہ گیارہ قبرستانوں میں احمدیوں کے آباء و اجداد مدفون ہوں اور اس وجہ سے یہ قبرستان مشترکہ پونجی کی حیثیت رکھتے ہوں مگر آج ان قبرستانوں کی اس حیثیت کے قائم رکھنے میں حکام لرزہ براندام ہوں۔ اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ حکام وقت میں عام انصاف کو برقرار رکھنے اور حقوق عامہ کی حفاظت کرنے کی اہلیت مفقود ہو رہی ہے۔ احرار بٹالہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب اور دیگر حکام ضلع کی موجودگی میں نہ صرف یہ کہ پوری سینہ زوری سے کام لے کر احمدی لاش کو ان قبرستانوں میں دفن کرنے سے روکا۔ جہاں دفنانے کا حق سابقہ طریق عمل سے ثابت شدہ حقیقت ہے۔ بلکہ ستم بالائے ستم یہ کیا کہ جلوس نکالکر تمام شہر میں چکر لگایا۔ اور فحش سے فحش گالیاں جماعت احمدیہ کی معزز ترین ہستیوں کو دی گئیں۔ مگر حکام پنبہ در گوش اور مہر سکوت بردہن بنکر رہ گئے۔ اس سے بڑھ کر مفلوجیت کی حالت اور کیا ہوسکتی ہے۔ مقامی کارکنان جماعت نے بروقت اطلاع مقامی حکام کو دے دی مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

بٹالہ میں احمدیوں کو ایک عرصہ سے ستایا اور دکھ دیا جا رہا ہے۔ اور اب متعلقہ حکام نے ان کی انتہائی مظلومیت کے وقت جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس نے ان کی تکالیف میں بیحد اضافہ کر دیا ہے ہم ضلع کے اعلےٰ حکام کی توجہ اس طرف خاص طور پر مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ بٹالہ کے احمدیوں کے متعلق اپنے فرائض کا احساس کرینگے اور احرار نے ان پر مظالم کرنے کا جو سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کا انسداد کرینگے

۵ مئی کا خطبہ ۱۲ مئی کو ہر جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں

کو

جمع کرکے سنایا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی مالی قربانیاں کرنے والے احباب کے لئے جو خطبہ ۵ مئی ۱۹۳۹ء کو پڑھا وہ ایسا ہے کہ اسے ہر جماعت میں سنایا جائے۔ اور نہ صرف وعدہ کرنے والوں کو اس کا صحیح طور پر علم ہو بلکہ اس خطبہ کے مضمون و مفہوم سے ہر ایک احمدی عورت اور بچہ کا بھی واقف ہونا ضروری ہے۔ اس لئے اس خطبہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اور جس وقت پہونچے اسی وقت خصوصاً ۱۲ مئی کو جمعہ کے دن ہر ایک احمدی جماعت میں یہی خطبہ سنایا جائے۔ جن جماعتوں میں جمعہ کے دن سنانے کا انتظام نہ ہو۔ انہیں اتوار کے دن خاص جلسہ کرکے سنانا ضروری ہے۔ تا اس سے ہر ایک جماعت اور اس کے افراد واقف ہو کر تحریک جدید کی قربانی کے لئے تیار ہوں۔

تحریک جدید کی طرف سے کوشش کی جائیگی۔ کہ یہ خطبہ ان جماعتوں میں بھی پہونچ جائے جن میں کوئی اخبار نہیں جاتا۔ پس ایسی جماعتوں کو بھی یہ انتظام رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کو جس وقت ۵ مئی کا خطبہ ملے۔ وہ اپنی جماعتوں کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو جمع کرکے خطبہ سنائیں۔ اور اس پر عملاً لبیک کہنے کے لئے جماعتیں اور افراد تیار رہیں ؂

خاکسار برکت علی خاں
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

آل انڈیا نیشنل لیگ کے زیر اہتمام لاہور میں ایک اہم جلسہ

فرقہ وارانہ مشکلات اور انکے حل پر دلچسپ تقریریں

۷ مئی کی شام کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں ۸ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک آل انڈیا نیشنل لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ موضوع "فرقہ وارانہ مشکلات اور ان کا حل" تھا۔ ہائی کورٹ لاہور کے مشہور ایڈووکیٹ مسٹر رام چند صاحب مچندہ نے صدارت فرمائی۔ سب سے پہلے ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ ہندو مسلم کشیدگی کے اسباب بیان کئے۔ اور شروع سے اس اختلاف کی تاریخ ایک حد تک بیان فرمائی۔ آخر میں بیان کیا کہ اکثریت میں اعتماد پیدا کرنے کے بغیر اور عملی طور پر اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینے کے بغیر صورت حال بہتر نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ یہ اختلاف موجود ہے۔ اور اس کے علاج کی ضرورت ہے۔ ملک صاحب کے بعد مشہور کانگریسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال ایم۔ ایل۔ اے (پنجاب) نے تقریر کی۔ اور اس امر پر اظہار تاسف کیا کہ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے ابھی تک ایسے خیالات کا ازالہ نہیں ہو سکا۔ جو ہماری قومیت کے راستہ میں روک ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہندو مسلمان اصل میں ایک ہی ہیں۔ اور ذہنی طور پر ایک قلیل طبقہ میں اختلافات موجود ہیں۔ جن کے ساتھ عوام کو کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے اختلافات کا سبب ایک غیر حکومت کو قرار دیا۔ اور بالآخر اپیل کی کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم غیر حکومت سے آزاد ہو کر اپنی حکومت قائم کریں۔ ان کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے تقریر کی۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ اختلاف فی الواقعہ موجود ہے۔ تو ہمیں اس بات پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمارے سامنے وہ اسباب رکھے جائیں۔ جو اس اختلاف کا باعث ہیں۔ ہمیں واقعہ میں ان اسباب کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس غرض کے لئے آل انڈیا نیشنل لیگ نے اس قسم کے جلسے کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ کانگرس نے غلطی کی کہ وقتی جذبہ کی بنا پر جو اتحاد عارضی طور پر ہندو مسلمانوں میں ہے اس کے استحکام کی طرف توجہ نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب وہ جذبہ ٹھنڈا پڑ گیا تو پہلے سے بدتر حالت ہو گئی۔ پس ہمیں ان دو بڑی قوموں میں آپس میں اعتماد پیدا کرنے کی تجاویز پر بہت غور کرنا چاہیئے۔ محض اتنا کافی نہیں کہ ایک غیر حکومت کے نکالنے سے یہ کام خود بخود ہو جائے گا۔ کیونکہ اقلیت کی موجودہ ذہنیت کی روشنی میں انہیں ایسا کہنا ایک غلامی سے نجات پا کر دوسری غلامی کے اختیار کرنے کے مترادف ہے۔ محض اس تبدیلی غلامی کے لئے کوئی قوم کسی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوسکتی

شیخ صاحب کے بعد ڈاکٹر گوپی چند صاحب بھارگوا ایم۔ ایل۔ اے اپوزیشن لیڈر پنجاب اسمبلی نے تقریر فرمائی۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ ہندو مسلم اختلافات کو دور کرنے کی واقعی ضرورت ہے۔ اور یہ صرف اکثریت کے ایسے رویہ سے دور ہو سکتے ہیں جو اقلیت میں اعتماد پیدا کر سکیں۔ انہوں نے گاندھی جی کے مسلک کی توضیح کی۔ کہ وہ خدمت خلق سے اتحاد اور اعتماد کا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں سب کے آخر میں صدر صاحب مسٹر رام چند مچندہ نے تقریر فرمائی۔ کہ خالی تقریروں سے ہندو مسلم اتحاد کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے عملی طور پر کوشش کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کے ساتھ واقعی ایک شدید تعلق ہے کہ باقی قوموں کو ان کے احساسات کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ خود انکے بہت سے مسلمان دوست ہیں۔ اور بہت سے مسلمانوں کے جلسوں میں انہیں تقریروں کے لئے بلایا جاتا ہے اس طرح ذاتی تعلقات کو بڑھانا چاہیئے۔ اور اس خلیج کو حتی الامکان کم کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب نے صدر آل انڈیا

بمبئی مسلم پولیٹیکل کانفرنس شولاپور میں

وزیر اعظم پنجاب کا اہم سیاسی معاملات پر خطبہ

۶ مئی کو بمبئی مسلم پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس شولاپور میں سر سکندر حیات خانصاحب وزیر اعظم پنجاب نے جو خطبہ صدارت پڑھا۔ اس کے ضروری اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:

ہندوستان میں نئی اصلاحات کے نفاذ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پنجاب کی مسلم اکثریت نے اقلیتوں کے متعلق جو رویہ اختیار کیا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ دو سال میں صوبجاتی حکومت خود اختیاری کے تجربہ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ نئے آئین میں جو بعض بنیادی اصول بہت طویل غور و خوض کے بعد داخل کئے گئے تھے۔ وہ تقریباً سارے کے سارے ناقابل عمل ثابت ہوئے ہیں۔ ان نام نہاد "تحفظات" کو جن کی اہمیت پہ واضعین گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے اس قدر زور دیا تھا۔ یا تو ٹال دیا گیا۔ یا عمل کے وقت انہیں بالکل ناکام ثابت کر دیا گیا اس طرح یہ توقع کہ اقلیتوں کو مختلف صوبجاتی کابینہ ہائے وزارت میں مؤثر نمائندگی حاصل ہو گی چند غیر کانگرسی صوبوں کے علاوہ سب جگہ ایک معصوم خواہش بنکر رہ گئی۔

میں یورپ کے ڈکٹیٹروں کی سرگرمیوں۔ اور ان سے پیدا ہونے والے نتائج کے متعلق کہا۔ پنجاب میں میں جمہوریت کے اصول کی خلاف ورزی کئے بغیر کابینہ سے ایسے عناصر کو خارج کر سکتا تھا۔ کیونکہ ہماری یونینسٹ پارٹی کو پنجاب اسمبلی میں ایک واضح اور کارآمد اکثریت حاصل ہو چکی تھی۔ مگر میرے صوبے کا اور تمام ملک کا مفاد بحیثیت مجموعی اس امر کا مقتضی تھا کہ میں تمام ایسی اہم اقلیتوں کی نمائندگی کا انتظام کرنے کی کوشش کروں۔ جن کے مفادات اس صوبے سے وابستہ تھے اور جو ہمارے ساتھ اشتراک عمل کرنے کے لئے تیار تھیں۔ نتائج نے ہماری کوشش کو حق بجانب ثابت کر دیا ہے۔ ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سے شرکہ ذمہ داری کے کسی اصول کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ پنجاب کے تجربے کی کامیابی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ موجودہ فرقہ وار کشیدگی اور تلخی جو بدقسمتی سے ہندوستان کے دیگر حصوں میں موجود ہے۔ دور رکھی جا سکتی تھی۔ بشرطیکہ وہاں بھی اقلیتوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک روا رکھا جاتا۔

ایک اور اضطراب انگیز امر جو ان چند ماہ میں نمایاں طور پر ہمارے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہم پہ یہ بات ظاہر ہو گئی کہ فیڈرل نظام کے کسی ایک یا زیادہ حصوں کی جانب سے دیگر حصص کے اندرونی معاملات میں مداخلت کس قدر خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کا باعث کسی حد تک یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آئینی تحفظات مؤثر ثابت نہیں ہوئے۔ لیکن دراصل اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی آئینی اسکیم کے ماتحت فیڈرل نظام کے مختلف حصوں کے حقوق اور فرائض کے متعلق بالکل غیر مآل اندیشانہ اور قطعاً غیر منصفانہ نظریہ قائم کیا گیا تھا۔ اس جارحانہ رجحان سے قدرتی طور پر آئندہ فیڈرل نظام کے ہونے والے اجزائے ترکیبی کو اپنی اپنی جگہ خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد کانگرس کے رہنماؤں کے متعلق یہ بتانے کے لئے کہ وہ یورپی ڈکٹیٹروں کے تصورات اور ان کے داؤ پیچ کی نقل کر رہے ہیں کہا۔ یورپ میں جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑھ کر جو چیز نمایاں طور پر دنیا کے سامنے آئی وہ ڈکٹیٹروں کا ظہور ہے۔ جنہوں نے گذشتہ جنگ کے باعث اپنے تباہ شدہ ملک کو ازسرنو عروج پر لانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے اپنے ملکوں کو نئی زندگی بخشنے کے لئے جو کوششیں کیں وہ اس حد تک قابل تعریف تھیں۔ جہانتک کہ وہ دیگر اقوام کی آزادی اور حقوق کے منافی نہ تھیں مصطفےٰ کمال اتاترک اعظم نے جدید ترکی کی تعمیر جن اصول پر کی ہے وہ دنیا سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنی ہمسایہ کمزور سلطنتوں اور دیگر قوموں کے خلاف ناجائز جارحانہ اقدام کر کے کبھی اپنی وطن پرستانہ سرگرمیوں کو داغدار نہیں ہونے دیا۔ لیکن یہ بات دوسرے یورپی ڈکٹیٹروں کے متعلق نہیں کہی جا سکتی۔ جنہوں نے اپنی طاقت کے نشہ میں امن پسند قوموں کی آزادی کا گلا گھونٹنے اور ان کے ممالک پر قبضہ کرنے میں ذرہ بھر تامل و تردد کا اظہار نہیں کیا۔ ان کے کمزور ہمسائے ایک ایک کر کے انکی نہ بجھنے والی ہوس تسلط و اقتدار کا شکار ہو گئے ہیں۔ ابی سینیا۔ آسٹریا چیکوسلواکیہ اور اب البانیہ سب کا ایک ہی حشر ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بلا وجہ حملہ اور الحاق کے ان نمایاں اور مسلسل واقعات نے بالآخر جمہوریت پسند اقوام کی دلجمعی خاطر کو درہم برہم کر دیا ہے اور ڈکٹیٹروں کے لمبے اور ناقابل اعتبار وعدے اور وسطی یورپ کی دیگر سلطنتوں اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے خلاف ان کے ظاہری منصوبے جمہوریت پسند ممالک کو ایک خطرۂ مشترک کے پیش نظر ایک دوسرے سے زیادہ قریب لانے کے باعث ہو گئے ہیں۔

کانگرس کی اقلیتوں کے حقوق سے لاپرواہی اور ہندوستانی ریاستوں میں مداخلت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس کی مجلس منتظمہ نے اپنی نئی طاقت کے جوش میں دانستہ یا نادانستہ جمہوریت اور خدمت عامہ کے نصب العین کو ہٹلر اور مسولینی کی دلفریب مگر خطرناک تلقینات سے مسحور ہو کر خیرباد کہہ دیا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اپنے پبلک بیانات میں ان اصولوں کی مذمت کرنے سے نہیں تھکتی۔ مگر اس کے نتائج بے انتہا تشویش انگیز ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس نہایت سرعت کے ساتھ نسلی امتیازات کے اصول پر قائم شدہ حکومتوں کے نصب العین کی طرف جا رہی ہے

ان حالات میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے اور وہ کیا کرنا چاہتے ہیں اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔ میری رائے میں فرقہ وارانہ مسئلہ کا ایک باعزت اور منصفانہ حل تلاش کرنیکی کوشش ہمارے ملک اور اس ملک میں اکثریت رکھنے والی جماعت کے لئے اقلیتوں اور ہندوستانی ریاستوں کیساتھ سیاسی شطرنج کا غیر یقینی کھیل کھیلنے سے کہیں زیادہ منفعت بخش ہے۔ اس کے علاوہ اس سے کانگرس کو ایک باعزت اور سیدھے طریق کار سے وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کے حصول کے لئے وہ ٹیڑھے اور شاطرانہ ذرائع سے یہ کوشش کر رہی ہے۔ اس طرح اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے وہ تمام مواقع جو نئے آئین نے ہم پہنچائے ہیں۔ بیدردی کے ساتھ جان بوجھ کر ہاتھ سے کھوئے جا رہے ہیں۔ اور انکی بجائے ریاستوں کے اندرونی معاملات میں بیرونی مداخلت کی ناعاقبت نااندیشانہ پالیسی اور برطانوی ہند کے اقلیت رکھنے والے مختلف فرقوں کے مفاد سے دانستہ بے توجہی کی حکمت عملی برتی جا رہی ہے

زمیندار جماعتیں تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنیکی طرف توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چونکہ اسوقت زمیندار احباب کی فصل نکل رہی ہے۔ اور اکثر علاقوں میں فصل مئی کے آخر تک اٹھائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ زمیندار جماعتیں جنہوں نے تحریک جدید سال پنجم کے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کئے ہیں۔ اور انکا وعدہ ہے کہ وہ اس فصل سے سالم حصہ ادا کر دیں گے اور بعض کا یہ وعدہ ہے کہ وہ نصف رقم ادا کر دیں گے۔ نصف رقم کی ادائیگی کا وعدہ کرنے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس فصل سے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں۔ آخر میں ادا کرنے کی صورت میں خدا جانے کیا واقعات پیش آئیں۔ پس نیکی کے لئے یہ ضروری ہے کہ جبوقت اللہ تعالیٰ موقعہ دے اسی وقت اس پر عمل کر لیا جائے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ مئی ۳۹ء کو جو خطبہ پڑھا۔ اور جو عنقریب آپ کو پہنچ جائے گا۔ اس کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ زمیندار احباب بھی اپنے وعدوں کو اس فصل سے سو فیصدی پورا کرنے کی فکر کریں۔ پس زمیندار اور شہری جماعتوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۵ مئی کا خطبہ پہنچنے پر تحریک جدید کی قربانیوں کے وعدے ماہ مئی میں ہی سو فیصدی پورے کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہندوستانی ریاستوں کے متعلق کانگریس کے رویہ میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ وہ ایک بے بس اور ناکارہ عضو بن کر اس ملک میں نہیں رہ سکتے ہم اس ارادہ میں اٹل اور متحد ہیں۔ اور اگر ہمیں ایک آزاد اور خوددار قوم کی طرح رہنے کے بیدائشی حق سے محروم کر دیا گیا۔ تو میں انتہائی زور سے اس امر کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس مقصد کے حصول کی خاطر مسلمان بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرینگے میں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی جنگ تنہا لڑنے کے لئے تیار رہیں کسی اور طرف سے امداد کی توقع یا اس پر انحصار مبنی بر حماقت اور عبث ہوگا "ہمت مرداں مدد خدا" کا مقولہ آج بھی ویسا ہی درست ہے۔ جیسا پہلے درست تھا۔ ہندوستان اور بیرون جات کے موجودہ واقعات نے اس مقولہ کی صداقت ہم پر اور بھی واضح کر دی ہے یاد رکھیئے۔ کہ ایک مسلمان کے نزدیک اس کا مذہب۔ اس کا کلچر اس کی خودداری اس کی زندگی سے بھی عزیز تر ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی متاع عزیز کو خطرہ لاحق ہوا۔ تو وہ اپنے آخری قطرۂ خون سے اس کی حفاظت کرے گا۔

اسی سلسلہ میں آپ نے حیدرآباد دکن کے خلاف ایجی ٹیشن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ یہ سوال بجا طور پر دریافت کیا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرس کو یکایک ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں کی آئینی ترقی سے اس قدر ہمدردی کیوں پیدا ہو گئی ہے؟ وہ کون سی نئی وجہ ہے۔ جس نے کانگرس کے رویہ میں یہ معنی خیز تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ یہ تبدیلی اس وقت ہوئی جب کہ کانگرس کو مختلف صوبوں میں اکثریت حاصل ہو گئی۔ اور اس نے بقول خود صوبجاتی دائرے میں آئین کو "تباہ" کرنے کا تہیہ کر لیا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ "تباہ" کرنے کا کھیل فیڈرل دائرے میں بھی کھیلا جانے والا ہے اور اسی غرض کے لئے کانگرس جس طرح بھی بن پڑے۔ مرکز میں اکثریت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چال کانگرس چل رہی ہے۔ اس کی غایت یہ ہے۔ کہ ایسی مرکزی حکومت قائم کی جائے جو صرف نام کی فیڈرل گورنمنٹ ہو۔ اور حقیقت میں وہ ایک وحدتی ریذیڈنٹری حکومت ہو۔ جس میں کانگرس کو مرکز میں اور فیڈرل نظام کے دیگر حصص پر پورا تفوق اور تسلط حاصل ہو۔ جب کانگرس کے یہ ارادے بے نقاب ہو چکے ہیں تو تمام محب وطن ہندوستانیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس نقصان دہ تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے جان لڑا دیں۔ کیونکہ اگر کانگرس کی یہ چال کامیاب ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ بدامنی کی صورت میں رونما ہوگا۔ اور عین ممکن ہے کہ سارا ملک باہمی جنگ و جدل کی آگ میں کود پڑے۔

ریاست حیدرآباد کے خلاف ایجی ٹیشن پہلے پہل کانگرس اور ہندو مہاسبھا کے ناپاک اتحاد سے شروع ہوئی تھی۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعد ازاں کانگرس نے فرقہ داری کے الزام سے بچنے کے لئے ایجی ٹیشن سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور مہاسبھا کو ایجی ٹیشن جاری رکھنے کے لئے چھوڑ دیا۔ لیکن تعجب کا مقام ہے کہ اگر کانگرس نے من حیث الجماعت اس ایجی ٹیشن سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے کانگرسی حضرات انفرادی طور پر برابر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے یہ امر باعث تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ کہ کانگرس پر در پردہ اس ایجی ٹیشن کی امداد کرنے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد کو مخمصے میں ڈال کر دیگر ہندوستانی ریاستوں کے اعتمادِ نفس کو متزلزل کرنا بھی اس ایجی ٹیشن کا مقصود ہے۔ حیدرآباد کے خلاف ایجی ٹیشن کے متعلق ایک اور خیال بالعموم یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک گہری چال ہے۔ جو ریاستوں اور اقلیتوں کو بددل کرنے کی غرض سے چلی گئی ہے تاکہ ان پر یہ واضح کیا جا سکے۔ کہ دولت عظمیٰ پر اس بارہ میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا کر سکیگی یا اپنے معاہدات کی شرائط کو نبھا سکے گی۔

ان واقعات کی موجودگی میں سخت فرقہ وارانہ فسادات کا خطرہ ظاہر کیا۔ فلسطین کے متعلق برطانوی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی۔ کہ مسلمانوں کے صبر کا آئندہ مزید امتحان نہ لیا جائیگا۔ البانیہ پر اٹلی کے قبضہ کی پر زور مذمت کی گئی۔

اور اس سلسلہ میں یہ ذکر کیا۔ کہ چیکوسلوکیہ پر جرمنی کے قبضہ کی تو کانگرس نے شدت کے ساتھ مذمت کی تھی۔ لیکن البانیہ پر چونکہ مسلمان حکومت تھی۔ اس لئے اطالیہ کے حملہ کے متعلق چپ سادھ لی ہے

دیہاتی مدرسین کی تحریک کے متعلق ضروری اعلان

جن دوستوں نے اپنے آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرمودہ "تحریک مدرسین برائے دیہات" کے ماتحت پیش کیا تھا۔ لیکن اس وقت تک انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے۔ یا انہوں نے ابھی تک اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ وہ بہت جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انٹرویو کے لئے پیش کریں۔ اگرچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں اس سکیم کی کافی تشریح فرما دی ہے لیکن پھر بھی دوستوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس سکیم کے ماتحت پیش کرنے والے اصحاب کو کم از کم مڈل پاس ہونا چاہیئے شادی شدہ بھی ہونا ضروری ہے۔ ان کو کچھ عرصہ تک قادیان میں رکھ کر تعلیم دی جائیگی۔ حکمت اور بعض دیگر علوم سکھائے جائیں گے۔ بعد میں ان کو کسی جماعت میں مقرر کر دیا جائیگا۔ جہاں ان کے حالات کے مطابق زمین ۵-۶ گھماؤں تک دی جائیگی۔ اور رکنوں کی ضرورت پر اس کا بھی انتظام کرا دیا جائیگا۔ ان کو پھر خود کاشت کر کے اپنے گذارہ کی صورت پیدا کرنی ہوگی۔ اور اس کے ساتھ ہی گاؤں کے بچوں کو تعلیم بھی دینی ہوگی۔ اور زمینداروں کام کی ٹریننگ بھی دینی ہوگی۔ اس صورت میں پہلی فصل کی تیاری تک ان کو دس روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائیگا۔ بعد میں وہ انشاء اللہ اس زمین سے خود ہل چلا کر کریں گے۔ جو دوست اس سکیم کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں وہ فوراً اپنے نام سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں اور انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں کیونکہ بہت جلد تعلیم کا پروگرام شروع ہونیوالا ہے [illegible] (انچارج تحریک جدید)

اہم ملکی حالات اور واقعات

مسٹر بوس نے کانگریس کی صدارت سے استعفا کیوں دیا

۶ مئی کو کلکتہ میں مسٹر بوس نے ایک پبلک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ میرے دوبارہ صدر منتخب ہونے کے بعد جب میں ۱۵ فروری ۱۹۳۹ء کو وارد ھا میں گاندھی جی سے ملا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں نئی ورکنگ کمیٹی بنا کر کام شروع کر دوں۔ اور کہ ان کے عقیدتمند میری مخالفت نہیں کریں گے۔ لیکن اس کے بعد تری پوری میں جو کچھ ہوا۔ وہ سب پر ظاہر ہے۔ آخر مارچ میں انہوں نے پھر مجھے یہی لکھا۔ لیکن میں چونکہ ہر خیال کے لوگوں کو کمیٹی میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس پر رضامند نہ ہوا۔ میں نے ان کو کئی بار لکھا کہ پنڈت پنت کے ریزولیوشن نے ان پر جو ذمہ داری ڈالی ہے۔ اسے پورا کریں۔ اور میں ان کے فیصلہ کی پابندی کروں گا۔ لیکن کلکتہ پہنچ کر انہوں نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد سمجھوتہ کی کوشش شروع ہوئی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ چار نئے ممبر ہوں۔ اور باقی پرانی کمیٹی میں سے ہی رہیں۔ لیکن مجھے کہا گیا۔ کہ پرانی ورکنگ کمیٹی اسی شکل میں قائم کی جائے۔ کیونکہ یہ پرانے ممبروں کے وقار کا یہی تقاضا سمجھا گیا تھا۔ آئندہ دو جگہیں خالی ہونے والی تھیں۔ مگر ان کو بھی اپنی مرضی سے پُر کرنے کا اختیار مجھے نہ دیا گیا۔ از روئے قواعد پریذیڈنٹ کو کیبنٹ مقرر کرنے کا پورا حق ہے۔ لیکن مجھ پر ایسی شدید پابندیاں عائد کی گئیں۔ میں نے چاہا۔ کہ مجھے اپنا سکرٹری اپنی مرضی سے منتخب کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن یہ بات بھی رد کر دی گئی۔ اور اس وجہ سے میں نے گاندھی جی سے صاف کہہ دیا کہ میں ڈمی پریذیڈنٹ بننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور میں نے خود داری۔ عزت اور وطنی فرض کا تقاضا یہی سمجھا۔ کہ صدارت سے مستعفی ہو جاؤں۔ میری ہر ایک تجویز کو ٹھکرا دیا گیا۔ اور ہر طرف سے اس طرح مایوس کر دیا گیا۔ کہ میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہا۔ کہ میں علیحدہ ہو جاؤں۔ اور اس وجہ سے میری استعفیٰ کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں پر ہے جنہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔

مسئلہ راجکوٹ اور گاندھی جی

دربار ویروالا کی طرف سے گاندھی جی کو تار دیا گیا تھا۔ کہ جب تک ٹھاکر صاحب آپ کو دعوت نہ دیں۔ آپ راجکوٹ تشریف نہ لائیں۔ اس کے جواب میں گاندھی جی نے لکھا ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ پرجا پریشد کے کارکن اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونا سیکھیں اور آزادانہ طور پر کام کر سکیں۔ اگر وہ اس قابل ہو جائیں۔ تو بہت مبارک بات ہوگی۔ لیکن میں نے راجکوٹ کے معاملات میں دخل نہ دینے کا جو اعلان کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ان لوگوں کی رہنمائی بھی نہیں کروں گا۔ جو اس کے طلبگار ہوں۔ میں اب بھی راجکوٹ آنا نہیں چاہتا۔ لیکن اس کا انحصار اس امر پر ہے کہ آپ اپنے وعدوں کا ایفاء کر سکیں۔ اور انصاف پسندی سے کام لیں۔ ورنہ میں اس قضیہ کے لئے ایک نیا طریق کار وضع کر رہا ہوں۔ اس کے جواب میں دربار ویروالا نے لکھا ہے کہ آپ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کہ میں پرجا پریشد سے مناسب سلوک نہیں کر رہا۔ میں ان کا تعاون حاصل کرنے کے لئے مخلصانہ طور پر ساعی ہوں۔ لیکن اس کے کرتا دھرتا مسٹر ڈھیبر میں نہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کی قابلیت و اہلیت ہے اور نہ انہیں اپنے کارکنوں پر کوئی اثر و رسوخ حاصل ہے میں ان کے دلی عزائم سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ وہ آپ کو کسی نہ کسی طرح پھر اس جھگڑے میں الجھانا چاہتے ہیں۔ لیکن ایک ذاتی دوست اور بہی خواہ کی حیثیت سے میں پھر بھی آپ کو یہی مشورہ دوں گا۔ کہ آپ ٹھاکر صاحب کی طرف سے دعوت کے بغیر یہاں آنا آپ کے کاز کے لئے مضر ہوگا اور تصفیہ میں روک پیدا کرنے والی بات ہوگی آپ باہر ہی رہیں۔ اور ہمیں موقعہ دیں۔ کہ

عیدگاہ کے مقدمہ میں شہادت

بٹالہ ۶ مئی۔ آج مقدمہ عیدگاہ میں منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی مزید شہادت ہوئی۔ فریق مخالف کے وکیل کے سوالات کے جواب میں کہا۔

میں ۱۹۱۶ء کے آخر سے قادیان میں رہائش رکھتا ہوں۔ اس وقت سے جو عیدیں موسم گرما میں بھی آتی رہی ہیں۔ ان کی نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح کے باغ پڑھتا رہا ہوں۔ اور عید کی وہ نمازیں جو سردیوں میں اور ۱۹۳۰ء کے بعد آئیں۔ وہ عیدگاہ میں پڑھتا رہا ہوں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جب میں پہلے پہل قادیان آیا۔ تو میں نے عید کی نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح کے باغ میں پڑھیں۔ مگر یہ وہی نمازیں تھیں۔ جو گرمی کے موسم میں آنے والی عیدوں کی تھیں۔ میں ان کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ میں یہ بھی نہیں بتا سکتا۔ کہ میں نے آخری مرتبہ باغ میں عید کی نماز کب پڑھی۔ ہم نے کوئی جنازہ کبھی اس عیدگاہ میں نہیں پڑھا۔ یہ عیدگاہ میرے قادیان میں آنے سے پہلے کی بنی ہوئی ہے۔ اہل سنت والجماعت لوگوں نے کبھی اس عیدگاہ میں عید کی نماز نہیں پڑھی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ کوئی دیوانی مقدمہ چھپڑ کے متعلق دائر ہے۔ جس کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ۲۲ مئی کی تاریخ مقرر ہے۔ مہر دین آتشباز اور بعض دیگر لوگوں نے پنڈت دویا ساگر صاحب کی عدالت میں ایک مقدمہ مجھ پر دائر کیا تھا۔ جو خارج ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ مہر دین آتشباز نے اس کے خلاف اپیل کی ہے یا نہیں میں نے اس فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی۔ مہر دین آتشباز نے میرے اور بعض اور اصحاب کے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ دائر کیا تھا۔ مگر ہم اس میں بری ہو گئے تھے۔ قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ اور تین دوسرے قبرستان ہیں۔ اہل سنت والجماعت لوگ جو عید کی نماز جوہڑ کے نیچے والے چبوترہ پر پڑھتے ہیں۔ ان کی تعداد پہلے سوڈیڑھ سو ہوا کرتی تھی۔ اور اب اڑھائی تین سو کے قریب ہوتی ہے۔ قادیان کے اردگرد کے دیہات سے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد

طبی عجائب گھر کی طرف سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خوشی کی ہر تقریب ہر احمدی کے لئے مسرت اور شادمانی کا موجب ہوتی ہے۔ مگر جس شخص کا ذرہ ذرہ اس مبارک خاندان کے بے شمار احسانات کے نیچے دبا ہؤا ہو۔ اس کی خوشی کی کیا حد ہو سکتی ہے۔ چونکہ میں بھی ایسے ہی خوش قسمت انسانوں میں سے ہوں۔ اس لئے میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے کی شادی کے موقعہ پر تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدیہ مبارکباد عرض کرتا ہوں خصوصاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ان کے حرم محترم کی خدمت میں نیز حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خود صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو دل تپاک سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خاکسار۔ مہتمم طبی عجائب گھر۔ قادیان